اور جہاں جو بات انھیں اپنے مسلک اور موقف کے خلاف نظر آتی ہے اُس پر کلام کیا ہے۔ لیکن کلام کی نوعیت بجائے برہانی اور تحقیقی ہونے کے اقناعی یا الزامی زیادہ ہے۔ مثلاً امام بخاری کو امام اعظم سے کد یا پرخاش تھی اُس کا اصل پس منظر ارباب رائے اور محدثین کا شدید اختلاف اور مناقشہ تھا اور اُس عہد کے سیاسی حالات نے اس اختلاف کو غیر معمولی طور پر تیز وتند کردیا تھا۔ امام بخاری کا لب ولہجہ کیسا ہی درشت اور کرخت ہو لیکن جب تک آپ اس تاریخی اور سیاسی پس منظر کو سامنے نہیں رکھیں گے امام اعظم سے امام بخاری کے اختلاف کو سمجھ نہیں سکیں گے اس کے برخلاف مؤلف نے امام صاحب کی طرف سے جواب کا جو طریقہ اختیار کیا ہے (ص ۱۳۱ و ۱۳۲) اُس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں ہوگا کہ امام اعظم کی طرف سے دفاع ہو یا نہ ہو صحیح بخاری کا وہ مقام باقی نہیں رہے گا جو اسے جمہورِ امت کے نزدیک حاصل ہے۔ اس نوع کی اور بھی چند کوتاہیوں کے باوجود کتاب مجموعی حیثیت سے بہت مفید ہے اور محنت و توجہ سے لکھی گئی ہے۔ چوں کہ اس میں ذاتی حالات وسوانح، ذہانت و فطانت، علم و فضل اور مکارمِ اخلاق کے علاوہ امام صاحب کے تفقہ اور مآخذِ استدلال و قیاس کے مختلف گوشوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اس لئے لایق مؤلف کے بقول موجودہ زمانہ کے نئے مسائل و معاملات پر غور و فکر کرنے کی راہیں بھی کھلیں گی اور کوئی شبہ نہیں کہ یہ خود بڑا فائدہ ہے مدارس عربیہ کے اساتذہ اور طلباء کو خاص طور پر اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

خلافت بنی اُمیہ | از مولانا سید رشید الوحیدی، تقطیع خورد ضخامت ۱۲۶ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت ۱/۲۵ پتہ:- قومی کتاب گھر دیوبند ضلع سہارنپور۔

یہ کتاب اسکولوں اور مدرسوں کے بچوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے اس کی زبان نسبتاً سہل اور آسان ہے اور ہر سبق کے آخر میں سوالات دے دیئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے تاریخ اسلام کے دو حصے نوجوان مصنف کے برادرِ اکبر مولانا فرید الوحیدی نے لکھے تھے اور مقبول ہوئے تھے، امید ہے اسی طرح یہ کتاب بھی مقبول ہوگی۔ اگرچہ ابھی اس میں زبان کی اصلاح کی کافی گنجائش ہے۔